منشور رسولان ہمہ محتوی بخاتم	با خاتم ذہر لفظہ منشور محمد	با توریت جلا توریہ انجیلیان بتجلیا		اگویان صفت حسیرت ہبرد محمد

منشورِ محمدی

چو منشور ظلمت زداود جہان	ز فضل خدا خیلے مشہور شد	ہمر عندیاتی پوادر ازو		بگنج عدم بار مستور شد	دلم گفت ناگہ بوصفش چنم	عیان از سر خاتم زمرد ش		

نمبر ۲۵	مطبوعہ ۵ رمضان المبارک سنہ ۱۳۰۱ ہجری روز یکشنبہ	جلد ۱۳

مثنوی

جناب منشی احسان علی صاحب فیضؔ مالک ممتاز الاخبار عم فیضہ

ہر قوم کو ہی ایک دین سے نسبت ہے حمد خدا قلم کی ملت
پاتین اس نے جود و زبانین بیکار انہین نہ لوگ جانین
دونون دیتے ہین یہ گواہی تحقیق ہے وحدت الٰہی
رکھتا ہے جو یہ چاک سینہ ہے عاشق شاہد مدینہ
یہ وہ ہے کہ جسنے قبل آدم آدم کیا بلکہ جملہ عالم
لکھا سر لوحہ زبرجد منشور رسالت محمد
اللہ اللہ اے پیمبر صدقے جاے فیض تجھ پر
آغاز نے تجھ سے پایا انجام انجام کو تونے بخشا اعلام
تو جب سے ہے جب سے تو ہین تنہا رب سے کوئی روبرو ہین تنہا
امی تجھپہ درود اور مقرر ہے تیرے اصحاب و آل سب پر
ہے تیرے ہی فیض سے زآغاز پر چہ ہے اک حبیب تمثال
جوبن پر ہے یہ جوانی منشور محمدی یہ ممتاز
اب ختم ہوا ہے بارہوان سال ہے لذت عمر جاودانی

ہوتا ہی شروع اسکا فی الحال عاشق کی بجا ہے ناشکیبی
کلمہ پڑہتے ہین اسکا ہر آن آمادہ ہے غیر دین سے رد پر
امت ہے تیرے یہی امید کہتا ہے سب سے یہ پکار سے
دیکھو مرے مہتمم کی قسمت وہ مرد شریف پاکدین ہے
مین سعی سے اسکے ہون گرامی سنکر مری معدلت بیانی
ہے تمکو ضرور گر ہو دیندار قیمت مین بے بہا ہون لیکن
تم حق شیوع مہتمم کو ز پاسے بدل وہ مرد دانا
ہر عشرہ مین سال بہر نکت اگیا

اس چودہ صد مین تیرہوان سال ظاہر ہے اسکی دلفگر میی
راہب قسیس اہل صلبان نازان ہے بہت شری مدور
رکھینگی عزیز اسکو جاوید امتی مومنوا می نبی سے پیار سے
حق نے اسے دی ہے کیا سعادت اسلام کا دل ہے جو مبین ہے
وہ میرے سبب ہوا ہے نامی لازم ہے تمکو قدر دانی
دل بیچ سے ہو مرے خریدار ملتا مرا حفت یون ہے ممکن
فوراً زر نقد پانچ بھیجو کرتا رہیگا مجھے روانا
حاصل مرا ہوگا تم کو دیدار

خط

ظہیر ملت محمدی زیدت حمایتہ - السلام علیکم ورحمتہ اللہ
براہ مہربانی تحریر مسطور الذیل درج اخبار صداقت آثار
فرمائے - مینے منشی صفدر علی صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر
سے اشتہار مندرجہ اخبار نور افشان مورخہ ۸ مئی کی
جواب مین ایک اعلان تو آپکے خدمت مین بھیجا تہا
جو نمبر ۲۲ جلد ۱۳ مین پانچوین شعبان سنہ حاریہ کو طبع
ہوا ہے اور ۲ مئی سنہ ۸۴ء کو مینے ایک خط بہی منشی صاحب
کے خدمت مین روانہ کیا تہا مگر ابتک منشی صاحب نے
اس کے جواب سے مسرور نہین فرمایا اس لئے مین
اس کی نقل آپ کے پاس اس غرض سے بہیجتا ہون
کہ آپ درج اخبار فرماکے منشی صاحب تک پہنچا ئین
شاید میرا خط نہ پہنچا ہو اور جواب مین التوا اسی وجہ
سے ہوا ہو۔

منشی صفدر علی صاحب کے اشتہار مذکور کے جواب
مین مینے ایک اشتہار ۱۴ جون سنہ ۸۴ء کو اخبار نور
افشان مین بہی بہیجا ہے اگر پادری ویری صاحب
ایڈیٹر اخبار مذکور تعصب کو کام نفرمائینگے تو ضرور
اس اشتہار کو درج اخبار کرکے خاکسار کو رہین منت
کرین گے۔ خاکسار محمد علی۔

نقل خط بنام مسٹر صفدر علیصاحب اکسٹرا
اسسٹنٹ کمشنر بہنڈارہ

کنپور احاطہ کمال خان ۲۴ رجب سنہ ۱۳۰۱ ہجری
۲۱ مئی سنہ ۸۴ء

عنایت فرمائے بندہ جناب منشی صفدر علیصاحب زیدت عنایتہ

بعد ما وجب سے مکشوف خاطر ہو کہ مینے اپکا اشتہار مطبوعہ
اخبار نور افشان مورخہ ۸ مئی سنہ ۸۴ء جلد ۱۳ نمبر ۱۹
دیکہا اس سے نسبت ایک التماس تو میرا یہ ہے کہ اخبار
منشور محمدی سے مسطور الذیل پر چون مین قرآن مجید
کے جمع و ترتیب اور جہاد کے مسئلہ پر مفصل بحث
کی ہے عموماً طور سے نہین آپ سے نیاز نامہ کے جواب
مین اُسے ملاحظہ کیجئے گا۔ دوسرا التماس یہ ہے کہ آپ
اگر نیاز نامہ سے مباحث مندرجہ مین سے ہر ایک بحث
پر جداگانہ گفتگو کرین تو مین نہایت ممنون اور ممنون
کے ساتہ اسکو شروع کرون اسمین پورے طور سے
مسئلہ کی تحقیق ہو جاتی ہے اور کوئی پہلو باقی نہین
رہتا اگر طرفین سے طلب حق ہے۔ مین امید کرتا ہون
کہ میری درخواست کو آپ منظور فرمائینگے۔ مین نے
اس غرض سے یہ درخواست کی ہے کہ آپ ان مباحث
کے طے ہو جانے سے نہایت ہی مشتاق معلوم ہوتے
ہین فقط۔

اخبار منشور محمدی جلد ۳ نمبر ۱۲ رجب سنہ ۹ ہجری وغیرہ
جلد ۳ نمبر ۶ وغیرہ۔
فقیر محمد علی۔

اسام

اسام مین ایک یورپین ویب صاحب نے حال مین ایک
دیسی عورت کاست بہنگ کیا تہا یہ عورت قلیون
کی تہی جو اپنے خاوند اور دوسرے لوگون کے ساتہ
اپنے گانون کو جا رہی تہی۔ راہ مین شام ہو جانے
پر لوگ کو کلانکو نام چاہے باغچہ مین ٹہہر گئے۔ جسکے مالک

ویب صاحب کا اس عورت پر جی بگر گیا بات ہو گئی۔
عورت مذکور کو صاحب بہادر نے پہلے دو دو
سے لالچ دکھا کر پھسلانا چاہا لیکن جب دیکھا کہ وہ
ایسی نہین ہے تو جھٹ شرم کے پردے کو چیر پھاڑ کر
بدکاری کے جوش مین آمدہ ہے صاحب بہادر نے
زبردستی کو کام فرمایا اور عورت کو جبرًا اٹھا کر
اپنی کوٹھی مین لایا عورت کے چیخون نے تمام واقعہ
مین شور برپا کر دیا خاوند نے چھڑانے کو آیا۔
لیکن صاحب بہادر نے جن کو بے شرمی کی مستی
نے امڈا کر رکھا تھا اس بیچارے کو وہ بیدرد سے
کٹے اور تھوکرین جڑین کہ بیچارہ بیہوش۔ زمین
پر گر پڑا صاحب بہادر نے اس طرح عورت کو
اپنی کوٹھی مین لیجا کر دروازے بند کر دئے
اور منہ کالا کیا صاحب کی ہتھ چھٹ بہادری
اور نیلی پیلی صورت اور غضب کی زبردستی
نے سب کا دم خشک کر دیا اور عورت کی چیخین
اور دہائین رات بھر کان کھاتی رہین صبح ہوتے
ہی عورت کو کوٹھی سے نکال دیا جو بیچاری پیٹ
کے درد اور رست کے بہنگ سے ایسی تنگ
تھی کہ جان برنہو سکی۔ لہولہان۔ قہر درویش
برجان درویش گرتی پڑتی اپنی گاؤن مین
پہونچی ہی نہین تھی کہ راہ مین بیچاری اس جہان
سے چلدی یہ خبر سنی گئی ہے کہ اس نہایت گھناؤنے
جرم کے لئے عدالت انگریزی نے صاحب بہادر
کو فقط دو سو روپیہ جرمانہ کر کے چھوڑ دیا یہ
معلوم نہین ہے کہ صاحب میجسٹریٹ نے تعزیرات کے کس
دفعہ کا خون کیا ہے جس سے ویب صاحب کو یہ سزا
ہوئی سنتے ہین کہ اس مقدمہ کی تحقیقات صاحب چیف
مشنر آسام نے ملاحظہ کے لئے منگوا بھیجی ہین جو یقین
ہے کہ اسکی نسبت پوری تحقیقات کرین گے۔ انجام

کلکتہ مین میدان کا مباحثہ

ماہ گذشتہ یعنے مئی ۱۸۸۰ء کے ۲۴ تاریخ جمعہ کے دن
دبرم تلہ من محلات کلکتہ کے میدان مین اس مباحثہ
کے دیکھنے کے لئے جو درمیان جناب فیض مآب
مولانا حافظ محمد عبداللہ صاحب اور نوعیسائی پادری
امام مسیح کے ہونے والا تھا ایک بہت ہی بڑا مجمع
عام قایم ہوا تھا۔
اس امر کی تحریک جناب ریورنڈ ایلن صاحب منتظم
انجمن النیشیئیشن کے طرف سے ہوی تھی۔
شرایط مباحثہ کے لئے چاندنی بازار مین ایک مجلس
ابتدا قایم ہوی۔

شرایط و مضامین مسلم الطرفین یہ ہین

اوّل الوہیت مسیح درمیان ایک نومسلم جنکا نام منشی
نجم الدین ہے و ریورنڈ ایلن کے۔
دوّم انجیل و قرآن کا کلام الٰہی ہونا۔ درمیان
جناب مولوی محمد عبداللہ صاحب و پادری امام
مسیح کے۔
سوّم یہ کہ مباحثہ دبرم تلہ کے میدان مین ۳ بجے
می جمعہ کے دن چار بجے ۴۵ منٹ پر شروع ہو۔
چہارم یہ کہ قرآن و انجیل کے سوا اور کسی کتاب کے

استدلال نہ کیا جائے۔

شرایط مرقومۂ بالا کو مسلمانون نے اس شرط پر قبول کیا کہ مسٹر ایلین دہرم تلہ کے میدان مین مباحثہ کی اجازت عمال گورنمنٹ سے لین - چونکہ امام مسیح کو اردو زبان مین اچھی دستگاہ ہے اسلئے مسٹر ایلین نے اسی کو اس مباحثہ کے لئے منتخب کیا تہا اور رسی سے اس مباحثہ کی ابتدا ہوی پادری امام مسیح نے اپنے اس دعوے کے ثبوت مین کہ بیبل کلام آلہی ہے اور حضرت عیسیٰ اور دوسرے نبیون پر نازل ہوا چند آیتین قرآن مجید سے پیش کئے مگر مولوی محمد عبداللہ صاحب نے بائبل کے بالکل کلام آلہی ہونے سے بہ نسبت عذر کیا اور یہ کہا کہ اناجیل وخطوط بعد زمانہ حضرت عیسےٰ کے لکہے گئے ہین بائبل کے نسبت مسلمانون کا جو عقیدہ محدود ہے وہ قرآن کے دوسرے سورہ (البقرہ) سے ظاہر ہوتا ہے جسکا مضمون یہ ہے ایمان لائے ہم اللہ پر اور اسپر جو اتارا گیا ہی ابراہیم اور اسماعیل اور اسحاق اور یعقوب اور اوس کے اولاد ون پر اور اسپر جو دیا گیا موسیٰ اور عیسیٰ کو اور اسپر جو دیا گیا نبیون کو اون کے پروردگار کے طرف سے۔ اور چونکہ تحریرات حواریان اور تحریرات منادیان انجیل ومحرران منقولات حضرت عیسیٰ ع اونکی بعد لکہی گئے ہین اسلئے مطابق قرآن مجید کے وہ جزو بائبل نہین تسلیم کئے جا سکتے آخر کار امام مسیح کو یہ قبول کرنا پڑا کہ انجیل حضرت مسیح کے بعد لکہی گئی ہے چونکہ مباحثہ ایک ہی مضمون پر ہوتا رہا اور امام مسیح نے کل وقت اپنے دعوے کے ثابت کرنے مین صرف کیا اس لئے مولوی صاحب کو موقع نہ ملا کہ قرآن مجید کا کلام آلہی ہونا ثابت کرین مباحثہ قریب ساڈہے چہے بجے کے ختم ہوا اور دوسرے دن مباحثہ ہونیوالا تہا چنانچہ مولوی محمد عبداللہ صاحب اور وے لوگ جو اس مباحثہ سے تعلق رکہتے تہے (جیسے منشی نجم الدین وغیرہ) میدان مین سنیچر کے دن شام کے وقت تشریف لیگئے مگر تعجب کی بات ہے کہ ان کے مخالفین حاضر نہ ہوے۔ اتوار کے دن مولوی محمد عبداللہ صاحب کو مسٹر ایلین صاحب کا لکہا ہوا ایک خط ملا جسکا مضمون یہ ہے کہ ہم (ایلین) ان مادومین ایسے مجمع عام مین گفتگو نہ کرین گے مان اگر کوئی مکان اس غرض سے لئے مقرر کیا جائے اور چند منتخب اشخاص بذریعہ ٹکٹ کے وہان بلائی جائین تو ان کی روبرو بحو اس مباحثہ مین کوئی عذر نہ ہوگا بجواب اس کے مولوی محمد عبداللہ صاحب نے لکہا کہ ہمکو کوئی ایسا مکان نہین نظر آتا اور ہمکو ہرگز یہ منظور نہین ہے کہ بذریعہ ٹکٹ کے صرف چند اشخاص منتخب بلائی جائین اور عوام کو اس مباحثے کے سننے سے محروم رکہی جائین فقط۔

راقم

یکے از حاضرین جلسہ مباحثہ میدان دہرم تلہ کلکتہ

پادریون کی ابلہ فریبی اور تیرہی چال

راہ سیدہی چل کر ایک عالم تجہے سیدہا کہے
کج روی بہتر نہین ای شوخ یہ رفتار چہوڑ

اخبار نور افشان نمبر ۱۶ جلد ۱۲ مطبوعہ ۱۷ اپریل ۱۸۸۴ء مین
ایک مضمون بعنوان احمد سلیمان سودان کا المہدی
بزمرہ مراسلات کسی صاحب سیالکوٹی کی نام سے درج
ہوا ہے۔ صاحب مذکور نے حد سے متجاوز ہوکر مہدی
سودان کو اپنی شعبدہ کی ٹٹی بناکر فریب و بہتان
کی عجیب کہیل کہیلے ہین اور اسلام پر طعن کئے ہین۔
ہم کو مہدی سودان سے کچھ بحث و تعلق نہین ہے
لیکن اسی تذکرہ مین جو صاحب مذکور نے خلاف تہذیب
نسبت حقیقت اسلام کی اعتراض کئے ہین ہم صرف اوسمین
گفتگو کرتے ہین اور اہل اسلام کی جانب سے مراسلہ نویس
مذکور نے اپنی خود غرضی سے گورنمنٹ انگلشیہ خلد اللہ
ملکہ کی خاطر اقدس مین اراد تاً جو کچھ شک و شبہ ڈالنا
چاہا ہے اوسی کو تہ دل سے رفع کرتے ہین اور کذب
و افترا پردازی صاحب نور افشان کی کالشمس فی النہار
دکھائی دیتے ہین اس لئے واسطے ملاحظہ و تفریح طبع
ناظرین کے پہلے مضمون نور افشان تمام و کمال بجنسہ
نقل کرتے ہین اور پھر ان مقامات پر جس جس جگہہ صاحب
نور افشان نے اپنے جلے دل سے آبلے توڑے ہین
نمک پاشی کرتے ہین۔

مضمون نور افشان نمبر ۱۶ جلد ۱۲

ایک امریکن اخبار مڑلنڈ نامی مہدی کاذب کی بابت
کچھ لکھتا ہے ہم اوسکا خلاصہ اور آخر مین اپنی راے
نذر ناظرین کرتے ہین۔ مہدی مصر مین پیدا ہوا تہا
اسکا اصلی نام احمد سلیمان ہے اسنے اچھی تربیت پائی
تہی۔ اور مدرسہ چہوڑنے کے بعد اوسنے سرکاری ملازمت
اختیار کی اور بہت جلدی سودان کا اکونٹنٹ جنرل
مقرر کیا گیا تہا۔ بعد ازان سوداگری کرنے لگا وہ
اس جہوٹی نبی کا دلی پیرو رہا ہے اور علاقہ سودان
کی باشندہ مسلمان ہین مگر تعلیم سے بالکل محروم ہو کر
وے اپنی جہوٹی عقیدہ کی بیہودگیون پر جان دادہ
ہین اوس تمام علاقہ پر مدت سے ایک طرح مصر کی حکومت
رہی ہے لیکن اوس علاقہ مین بردہ فروشی کو بند کرنے
اور اوس سے اپنی حکومت کی اطاعت طلب کرنے مین
مصر کو کم و بیش مزاحمت اہانی پڑتی رہی اور اکثر جنگ
ہوتے ہین۔ ایسی حالتون مین مہدی کاذب ظاہر ہوا
اور دو باتین اختیار کین۔ ایک یہ کہ مین سودان کی
لوگون اور گرد و نواح کو مصر کی اطاعت سے چہڑانیوالا
ہون اس نے لوگون کی خواہش کو کہ غیر ملک کی حکومت
سے آزاد ہوون بہڑکایا اور بموجب اس کے کل مصری
حکومت کو رد کر دیا۔ غلام فروشی کی پروانگی دیدی
یا اوسکا سانہ دیا اور لوگون اور ہتیاروں سے دادہ
چاہی یہ کہکر کہ اس موقع اور ضرورت کے لئے اللہ نے
مجہے رہائی دینے والا برپا کیا ہے۔
دوسری بات جو ہر جگہہ کے مسلمانون کو اسکی گرد فراہم
کرنے کو سراسر اکسانیوالے تہے یہ ہے کہ مین محمد کی نسل
اور اوسکا جانشین المہدی ہون جسکی وزیر حکومت
مین چاہتے کہ وہ ایمان (محمدی) چاروں طرف پہیلے
اور کل دنیا کے لوگون سے تسلیم کرایا جاوے۔ اس دعوے
مین محمدی دلون کو ابہارنے کے لئے بہت کچھ تہا۔ اور
جب کسیقدر رفتہ بیان حاصل ہوئین (نبوت کی ایک مسلمانی

علامت) تو فوراً کہا گیا کہ خدا اور اوس سے بنی کا ناتہ اسکی ساتھ ہے کہتے ہین کہ مدرسہ کانپور کی معظم معلمون اور کل کے عہدہ دار دن نے اسکے دعوے کو رد کیا اور اس سے بر خلاف فتوی دیا ہے اور مسلمانون کے درمیان کل دنیا مین ان دو جگہون سے معلم سب سے اعلی سند سمجھے جاتی ہین واضح ہو کہ امام مہدی اہل شیعہ کا بارہوان امام ابوالقاسم ہے وہ کہتے ہین کہ اگرچہ وہ لوگون کی نظر سے غائب ہے تاہم ہنوز زندہ ہے اور سچے ایماندارون مین تمام جہگرت دور کرنے کے لئے پھر آویگا (سٹوبرٹ) پھر ایک اور کتاب مین لکھا ہے کہ محمدؐ علیؑ را برگزیدہ و وصی و خلیفہ خود ساخت و علیؑ بعد از محمدؐ بہتر و دانا تر از جملہ انبیا و اولیا است باقی ائمہ معصومین علیہم السلام کہ فرزندان او بیند ہم چنین اول ایشان ہم چون آخر و انجامین مانند آغازین و ائمہ بنا بر اخبار نبیؐ دوازدہ است یازدہ تن گذشتند و دوازدہم ایشان پائدار و قایم است انجام او ظہور کند و جہان را برگرداند از داد چنانکہ پر شدہ باشد از جور و ستم (دبستان مذاہب) اگر سٹوبرٹ صاحب اور محمد فانی کا بیان اہل شیعہ سے اعتقاد کا صحیح بیان ہے تو ظاہر ہے کہ مہدی کاذب کی دعوی اور طریق عمل بے بنیاد ہین اور پھر کسیکو کیا غرض ہے کہ کسی مہدی کاذب یا مہدی صادق کا خیال دل مین لاوے یا فخر کرے جسکا پتہ کسی کتاب ثبوت مین نہین ایک مخالف فرقہ کی روایت کا اور فرقون کو کیونکر اعتبار آتا ہے اور پھر اوس کہاوت کا جو متنازعہ فیہ

اصول کی متعلق ہے۔ واجب ہے کہ برادران اہل اسلام ایسے مہدی کا خیال ترک کرین تا ایسا نہو کہ یہ خیال ہماری مہربان گورنمنٹ انگلشیہ کو رعایا کی طرف سے وبدہی مین والی جیسا انگلنڈ اور امریکہ سے بعض نامی شخصون نے پیش بینی سے ایسا گمان ظاہر کیا ہے فقط راقم ایک سیالکوٹی۔

جواب مضمون نور افشان نمبر ۱۶ جلد ۱۳

قولہ اسکا اصلی نام احمد سلیمان ہے اہین نے اچھی تربیت پائی تہی۔

اقول یہ غلط ہے اخبار عام لاہور مین اسکا اصلی نام محمد احمد لکھا ہے اور اس کی تربیت کی نسبت صاحب اخبار عام موصوف لکھتے ہین کہ بچپن مین اپنے چچا سے مار کہاکر گہر سے نکل گیا اور خارطوم کی خیراتی مدرسہ مین کچہ تہوڑی ہی تعلیم پاکر بربر کو چلا گیا وہان کی مدرسہ مین صرف ۶ ماہ تعلیم پاکر ارفنوب مین شیخ وہان کی شیخ نور الدائم کا مرید ہوا شیخ صاحب نے اوسکو خطاب شیخ عنایت فرمایا بعد اوس سے تنہائی مین عبادت کرنیکی نیت سے کاما کو چلا گیا۔ یہان ایک زمین دوز غار مین رہکر ہر قسم کی سختی و درشتی کو برداشت کرسے مصروف بعبادت ہوا الخ۔ اور آپ لکھتے ہین اچھی تربیت پائی جنرل مقرر ہوا سوداگری کرنے لگا۔ اب کہئے کہ آپکی باتون کا کہان تک اعتبار کرین۔ آجتک ہم نے آپ کو کبھی نہین دیکہا کہ سچ بولا ہو معلوم نہین ایسے لاطائل جہوٹ کہنے سے آپکا کیا مطلب نکلتا ہے ہان اہل غرض

کی کوئی بات مطلب سے خالی نہین ہوتی تو اسکا مطلب ہماری
سمجھہ مین یہ بھی آتا ہے کہ مہدی سوڈان کو خوب تعلیم یافتہ
بتلاکر عوام الناس اہل اسلام کو اوسکا معتقد بناوین
کہ یہ امر باعث ناراضی گورنمنٹ کا اہل اسلام سے ہوگا۔
سو یاد رہے کہ اوس سچے نبی کی تعلیم کا اثر عوام و
بے علم اہل اسلام مین ایسا موثر ہے کہ کسیکی دم بازیون
پر نہین چڑہ سکتی کیونکہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کی اس امر مین ایک خاص پیشین گوئی ہے کہ جب
زمانہ ظہور مہدی موعود قریب ہوگا تو اکثر کاذب
لوگ مہدویت کا لاف مارین گے اور جھوٹا دعوی
امامت کرین گے۔

فقولہ وہ اس جھوٹے نبی کا ولی پیرو رہا ہے۔

اقول کہل گیا عشق بتان طرز سخن سے مومن
اب مکرتے ہو عبث بات بناتے کیون ہو

آپ کس قطار شمار مین ہین کہ حضرت آدم سے حضرت
عیسے علی نبینا و علیہم السلام تک سب برابر یکے بعد دیگری
آنحضرت ص کی خبر نبوت و صداقت دیتے رہے چنانچہ
بائبل مروجہ حال مین اب بھی صدہا جگہہ آپ کی بعثت
من اللہ کی خبر نکلتی ہے کہ علماء عظام نے ان سب
پیشین گوئیون کو آئینہ کی طرح مجلا کرکے دکھا دیا ہے
اگر آپ صاحب غیرت و حیا ہوتے تو تا وقتیکہ ان
سب پیشین گوئیون کا جواب یا تردید نہ لکھتے یہ
لفظ الحاد کبھی زبان پر نہ لاتے مگر یاد رہے کہ ایسے
کلمات کفر بکنے اور خلاف تہذیب گفتگو کرنے سے
کچھ آنحضرت ص کا کسر شان نہین ہوتا ہے دیکھو یہود

تا عاقبت محمود حضرت عیسی و مریم کو کیا کہتے ہین اور اکثر
اہل یورپ وغیرہ مین ایسے بھی ہین کہ خاص خدا برحق
کی منکر ہین پس کیا اون کے یا تمہارے کہنے سے عیسی
و محمد علیہم السلام کی نبوت یا اوس قادر مطلق کی الوہیت
باطل ہوتی ہے ہرگز نہین ماں تم بھی اپنی عاقبت خراب
کرلو اگر آپ و ارباب صداقت پیغمبر عرب کی خاص بائبل
و موسی و عیسی علیہم السلام کی گواہی راست نہین
سمجھتے تو عنقریب ملک الموت علیہ السلام آپ کو سمجھا دیگا
مگر اوسوقت سوائے رونے اور دانت پیسنے کے کچھ بن
نہ پڑیگا اور اگر معاذ اللہ آنحضرت ص کی تکذیب نبوت
کی آپ کوئی دلیل لکھتے تو ہم بھی آپ کو خوب سمجھا دیتے
اور جب بلا دلیل ایسا کہتے ہو تو صریح تمہارا کفر و الحاد ہے
آپ ذرا اپنی مسیح مصلوبی کی تو خبر لیجئے اور انکی ملعونیت
کی دو ایک دیکھو کتاب استثنا۔ موسی علیہ السلام
نے اسکی پیشین گوئی کی کہ جو کاٹھہ پر لٹکایا جاوے
وہ ملعون ہووے اور پولوس نے اسکی تصدیق
کی کہ مسیح کاٹھہ پر لٹکنے سے ملعون ہوا العیاذ باللہ
جب مسیح ہی کو ملعون کہتے ہو تو پیغمبر اسلام کو جھوٹا
کہنا کیا بڑی بات ہے۔ پس کمال تعجب ہے کہ ملعون تو
خدا ہووے اور جسکی تمام اوضاع و اطوار و حرکات و
سکنات خوگر صفات آلہی کی ہوویں وہ نعوذ باللہ
جھوٹا نبی کہلا وے۔ کوئی صاحب ہم پر غیر تہذیب
کا عیب نہین لگا سکتا ہے کیونکہ بموجب بائبل و عقائد
مسلمہ مسیحیان ہم نے مسیح کو ملعون لکھا ہے ورنہ ہم
تو اوس مسیح کو جسکا ذکر ہماری قرآن مین ہے ردم اللہ

اور کلمۃ اللہ کہتے ہین لیکن خلاف تہذیب صاحب نوادرشان اور ان سے کار سپاند نشان ہین کہ خلاف عقل و نقل و عقاید اسلام حضرت سید انام کی شان مین گستاخ اور بے ادب بن بیٹھے مصرعہ

وزیرے چنین شہریارے چنان

اور یہ کچہ قصور ان کا بہی کہ ماجوج کی اولاد ہین۔ کل شئی یرجع الیٰ اصلہٖ۔

قولہ اور جب اوسے کسیقدر فتحیا بیان حاصل ہوئین (نبوت کی ایک مسلمانی علامت) تو فوراً کہا گیا کہ خدا اور اس سے نبی کا ماننا اوس سے ساتہ ہے۔

اقول دروغ آدمی را کند بے وقار۔ دروغ آدمی را کند شرمسار۔ بہلا صاحب آپنے فتوحات کو علامات نبوت مقبولہ اسلام تہا یا یہ آپکو کہان سے معلوم ہوا کہ اگر آپ راستباز و غیرتمند ہین تو کسی کتاب یا روات ثقات کا نشان تو دیجئے کتب تواریخ اسلام حاضر ہین کہ لشکر اسلام کی کبہی فتح اور کبہی شکست ہوی۔ دیکہو ہرقل مسیحی شاہ روم نے ابوسفیان سے جو کافر تہا درباب آنحضرتؐ چند سوالات کئے منجملہ ان کے ایک سوال یہ بہی تہا کہ غلبہ و فتح کس طرف رہتی ہے ابوسفیان نے جواب دیا کہ کبہی ہم فتحیاب ہوتے ہین اور کبہی وہ ہرقل نے کہا کہ بیشک وہ سچی نبی ہین۔

قولہ سنو برٹ اور محمد فانی۔

اقول گر خدا خواہد کہ پردہ کس درد۔ میلش اندر طعنہ پاکان برد۔ لہذا بے تک کلام شیوہ اہل زبان نہین۔ دعوی بلا دلیل مسپند جہان نہین۔

ای پادری کہان کہان سمجہائین ہم تجہے۔ وہ بات کونسی ہے تری غلطی جہان نہین۔ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور تمام انبیا حیات ہین صرف انتقال مقام و مکان سمجہنا چاہیے کتب اسلام موجود ہین کہ آنحضرتؐ نے اکثر اولیاے زایرین قبر شریف کو جواب سلام بذات خود دیا۔ واقع حرہ مین کہ لشکر بے دین کی طرف سے اک سخت دردناک حادثہ تہا کل مومنین قرب مسجد مبارک سے مفارقت کر گئی تہی تین روز تک علی التواتر سعید بن المسیب نے حجرۂ مبارک سے اذان سنی۔ ۵۵۳ھ ہجری مین جس وقت دو شخص نصرانی نے بہ تقلید شیطانی اپنی بے دینی و بے ایمانی سے قبر مطہر رسولؐ سے کچہ خبث کرنا چاہا تو فوراً ایک ہی شب مین متواتر تین بار سلطان سعید نور الدین شہید کو آپ نے متنبہ کیا کہ سلطان ممدوح اعلی اللہ مقامہ ایک ہزار سوار سے ساتہ متوجہ مدینہ طیبہ ہوا اور ان ہر دو ملاعین کو جس سراغ رسانی آنحضرتؐ کی گرفتار کر اسفل السافلین کو پہونچایا۔ اس قصہ کو جمیع مورخین مدینہ منورہ نے مثل جلال الدین مطری و مجد الدین فیروزآبادی وغیرہ علماء اعلام نے نقل کیا ہے اور شیخ علاؤ الدین قونیوی نے کہ علماء شافعیہ سے ہین سند ابیان کیا ہے اور شیخ عبد الحق محدث دہلوی نے مدارج النبوۃ کی جلد اول صفحہ ۱۶۹ مین لکہا ہے اور مثل اوسکی بہت وقایع جو انکی حیات پر مبنی ہین کتب معتبرہ مین درج ہین اور نیز خود آنحضرتؐ سے حیات الانبیا مین احادیث صحیحہ وارد ہین کہ حاجت تکرار نہین ہے

مطبع بحر الاسلام بنگلور مین محمد شریف کے اہتمام سے چہپا۔